# اندھیروں میں روشنی کی تلاش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت پوری دنیا ''کوروناوائرس'' کی تباہ کاری اور مہاماری کی وجہ سے قسم قسم کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے، وبا ایک ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ کئی ایک آفتیں بھی جنم لے لیتی ہیں۔

''وبائی بیماری'' سے خود بچنے، اپنے پریوار اور خاندان کو بچانے کی فکر ہی کیا کم تھی کہ کاروبار بند، روزگار ختم، اچانک ''لاک ڈاؤن'' کی وجہ سے گھر سے بے گھر، وطن سے دور، اپنوں سے جدائی، کھانے پینے کا سامان ختم، ہاتھ خالی، آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں، سارے جلوے رخصت، آن، بان اور شان کا دور دور تک کوئی پتہ اور نشان نہیں، اچھے اچھے مالدار معمولی چیزوں کو پانے کے لیے بھٹکتے ہوئے نظر آرہے ہیں، عالی شان بنگلے اور اپنے ہی عیش خانے کاٹتے ہوئے محسوس ہورہے ہیں، اور اس پر مزید یہ کہ ہر ایک کے دل ودماغ پر خوف اور بے چینی مسلط ہے۔

یہ سب ایسے اندھیرے ہیں جنہیں رات کی ضرورت نہیں، دن کے اجالے میں، بلکہ دوپہر کے وقت کی سخت سے سخت دھوپ میں بھی دنیا بھر پہ چھائے رہنے میں انہیں کوئی دقت نہیں ہے۔

لیکن یاد رکھیئے کہ اس وقت جس اللہ قدرت والے کے حکم سے پوری دنیا پر مصیبتوں کے سائے اور اندھیرے ہیں وہی اجالوں اور چراغوں کا بھی پیدا کرنے والا ہے۔ اس لیے آج کی اس ملاقات میں ہم تلاش کرتے ہیں اندھیروں میں روشنی کو، اور دنیا میں زمین کے چراغوں کو۔

کون نہیں جانتا کہ جو خود روشن ہوتا ہے اس سے روشنی پھیلتی ہے اور چراغ سے چراغ جلتے ہیں، قرآنِ پاک میں اللہ جلّ شانہٗ نے خود اپنے بارے میں فرمایا کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ "اللہ آسمانوں اور زمین کا نور یعنی انہیں منوّر (اور روشن) کرنے والا ہے، اور اس نے اپنے نبیٔ پاک ﷺ کو سراجِ منیر (روشن کرنے والا چراغ) کے نورانی لقب اور صفت سے یاد کیا۔

پھر اللہ ہی نے دنیا کو جہالت، ضلالت اور گمراہی کے اندھیروں سے بچانے اور علم اور ہدایت کے نور سے دنیا کو جگمگانے کے لیے اپنے بندوں کو اپنی دو عظیم اور بڑی نعمتوں سے نوازا ہے۔

۱) کتاب، قرآنِ عظیم اور فرقانِ حمید، جس سے حق (سچ) اور باطل (جھوٹ) الگ الگ صاف دکھائی دیتا ہے، اور اس میں آیاتِ بینات یعنی صاف روشن اور سمجھ میں آنے والے دلائل اور نصیحت کی باتیں ہیں۔

۲) دوسری نعمت نبی کی ذات، ان کی بات اور ان کا عمل ہے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر کی سیرت (زندگی، جیون، کتھنی اور کرنی) میں نیکیوں، بھلائیوں، محبت، پیار، دیا، ہمدردی اور مخلوق (انسان ہو یا جانور، اپنا ہو یا پرایا سب) کی خدمت کے ایسے کھلے ہوئے، روشن اور چمکدار نمونے ہیں کہ اب جو شخص بھی ان کی روشنی میں اپنا جیون بتائے گا وہ بھی انسانیت کا ایک روشن چراغ بنے گا، پھر اس سے بے شمار چراغ جلیں گے اور اندھیروں کا راج ختم ہوگا۔

محبت، پیار، انسانیت، دیا اور ہمدردی کا سرچشمہ

ہمدردی کے یہ دو سوتے ہمارے پاس ہیں جہاں سے یہ سب خوبیاں اور اچھائیاں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی اور ابلتی ہیں۔ آیئے آج کی محفل میں انہیں دونوں میں سے ایک ایک بات، نصیحت یا اشلوک کو لے کر اس پر غور کرتے ہیں اور زندگی بھر اس پر عمل کرتے رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

۱)"اللہ" سب سے زیادہ طاقتور اور بے نیاز نے اپنے کمزور بندوں سے بڑی عجیب لیکن بہت ہی کام کی بات کہی ہے کہ " کون ہے وہ جو اللہ یعنی اس کے بندوں کو عمدہ اور اچھا قرض اور اپنا مال دے کر ان کی ہر قسم کی ضرورت کو پورا کرے تو وہ بے نیاز اللہ ضرورت مندوں کی مدد اور خدمت کے بدلہ میں اس کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر عطا کرے اور نوازے، اور اللہ ہی کم زیادہ کرتا رہتا ہے، اس لیے اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے حکم کو مان کر اپنا مال خرچ کرو، وہ اپنے کرم سے تمہارا نقصان نہیں ہونے دے گا۔ اور ایک بات یہ بھی یاد رکھو کہ تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ (مفہوم آیت ۲۴۵ سورۂ بقرۃ)

اچھا قرض اور اچھی خدمت وہ ہے جس میں دے کر احسان نہ جتلایا جائے اور جس کو دیا ہے اس کو شرمندہ نہ کیا جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ اللہ بے نیاز کو قرضہ لینے کی کیا ضرورت ؟ جواب یہ ہے کہ اس طرح اللہ اپنے بندوں کو خرچ کرنے پر ابھارنا اور تیار کرنا چاہتا ہے۔

ایک شاندار مثال

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے "دادا ابّا" اپنے پوتا پوتیوں کو روزانہ دو چار دس روپئے دیتے رہتے ہیں اور وہ انہیں اپنے اپنے پرس میں جمع کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ایک مدت کے بعد ہر ایک کے پاس دو دو، چار چار سو روپئے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اب دادا جی جو خود بڑے سخی اور داتا ہیں، اپنے بچوں کو دیا، ہمدردی اور سخاوت کا سبق پڑھانے کے لیے ایک دن ان سے کہتے ہیں کہ میرے پیارے بچو ! تم میں کون ایسا ہے جو سو روپئے مجھے قرض (ادھار) دے یا فلاں ضرورت مند کو دے کر اس کی ضرورت کو پورا کردے، پھر میں اس کے بدلہ میں اس کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کروں گا۔ یہ سن کر بچے خاموش رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس طرح تو روپیوں میں کمی ہو جائے گی۔

لیکن ایک بچہ سوچتا ہے کہ دادا جی کے پاس تو روپیوں کا خزانہ اور بھنڈار ہے، اور میرے پاس جو کچھ ہے وہ انہیں کا تو دیا ہوا ہے، اور وہ خود زیادہ سے زیادہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور ان کا وعدہ سچا اور پکا بھی ہوتا ہے۔ اب وہ بچہ اپنے دادا سے کہتا ہے کہ دادا جی سو روپئے تو کیا، آپ کا حکم ہو تو سب کا سب دے دوں۔ یہ کہہ کر وہ جلدی سے دادا کو یا ان کی مرضی سے کسی ضرورت مند کو سو روپئے دے دیتا ہے۔ دادا اسے گلے لگا لیتے ہیں اور مالا مال کر دیتے ہیں، پھر اس بچہ کو دیکھ کر دوسرے بچے اس کی راہ پر چلتے ہیں اور وہ بچہ ان کے لیے چراغِ راہ بن جاتا ہے۔

اسی طرح سے "کورونا وائرس" کی مہاماری اور اس کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت میں جو تنظیمیں،

ادارے اور لوگ اوپر پیش کی گئی آیت پر عمل کرتے ہوئے ضرورت مندوں کی خدمت اور مدد کے لیے میدان میں ہیں یا کسی اور طریقے سے اپنے مال کو جو انہیں اللہ ہی نے دیا ہے، خرچ کرر ہے ہیں وہ اس وقت کے چھائے ہوئے اندھیروں میں روشنی کے مینار اور راستہ کے چراغ ہیں۔

ان شاء اللہ ان کی خدمت اور قربانی اکارت نہیں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خزانۂ غیب سے اتنا دے گا اور اس قدر نوازے گا کہ ان کی آنے والی کئی نسلیں اس سے فائدہ اٹھاتی رہیں گی۔ ایک کہاوت ہے کہ عبادت سے جنت ملتی ہے اور خدمت سے خدا ملتا ہے۔

عبادت بدن سے بھی ہوتی ہے اور مال سے بھی۔ آج کے سخت حالات میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اپنے بندوں کو مالی عبادت کا بڑا موقع عطا کیا ہے۔ بیشک نماز کے بغیر دین کا تصور نہیں کیا جا سکتا تو زکوٰۃ کی ادائیگی اور مال خرچ کئے بغیر اسلام کی عمارت مکمل نہیں ہو سکتی۔

## مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔

یہاں تک جو کچھ کہا گیا وہ قرآنِ پاک کی ایک آیت کی روشنی میں کہا گیا۔ اب اللہ کے آخری پیغمبر محمد ﷺ کی ایک حدیث، بات اور مانو تا کا ایک سندیش پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور غور کیجیے، اپنے دل و دماغ اور اپنے آپ کو تندرست اور اپنے پیدا کرنے والے کا پیارا بنائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مخلوق یعنی ہر جاندار اللہ کا کنبہ ہے، اور لوگوں میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب (اور پیارا) وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک (اور برتاؤ) کرے۔ (مشکوٰۃ۔ رواہ البیہقی)

ہر انسان مسلم ہو یا غیر مسلم اور ہر جاندار انسان ہو یا حیوان اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا اور بنایا ہوا ہے۔ اس لیے اللہ کا سب کے ساتھ محبت اور دیا کا تعلق ہے، پھر وہ ان سب کو روزی دے کر اور حفاظت کر کے پالتا ہے، اس لیے کہ وہ رب العلمین ہے اور یہ سب اللہ کے کنبہ میں شامل ہیں۔ اب جو طاقتور یا ظالم ان میں سے کسی کے ساتھ برا سلوک یا برتاؤ کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا اور جو ان کے ساتھ جس قدر اچھا برتاؤ اور احسان کرے گا وہ اتنا ہی زیادہ اللہ کا محبوب اور پیارا ہوگا۔

ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دیندار، پرہیز گار عورت کو اس لیے عذاب ہوا اور سزا دی گئی کہ اس نے ایک بلّی کو بھوکا رکھا تھا، اور بدعمل اور بدکار عورت کو اس لیے جنت میں بھیجا گیا کہ اس نے ایک کتے کو پانی پلا کر اس کی پیاس بجھائی تھی۔ جب ایک جانور کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے پر اللہ اتنا راضی ہوتا ہے تو کسی انسان کی خدمت پر وہ کس قدر خوش ہوتا ہوگا اس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔

آیئے ! حضور ﷺ کی اس بات پر بھی زندگی بھر عمل کرنے کا ارادہ کریں۔ اس وقت زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کے دو سیزن اور موقعے ہمارے سامنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ عمومی وبا، بلا اور مصیبت کی وجہ سے اللہ کے اکثر بندے حیران، پریشان ہیں، آمدنی کے ذرائع بند ہیں، کھانے پینے کی ضروری اشیاء کا ملنا مشکل ہے۔ اگر بروقت لوگوں کی مدد نہیں کی گئی تو کتنے ہی لوگ ''کورونا'' سے نہیں ''بھوک'' کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلے جائیں گے۔ ایسے وقت میں کسی ایک کی جان کو بچا لینا ایسا ہے جیسے پوری انسانیت کو بچا لیا گیا۔

اپنے جذبات اور خواہشات کو پیچھے اور اللہ کے بندوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی فکر، کوشش اور عمل کو آگے رکھنا وقت کا بڑا اور اہم تقاضہ ہے۔ یہ وقت ہمت کے ساتھ کام کرنے کا ہے۔

دوسرے یہ کہ ''رمضان'' کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے، جو قدرتی طور پر نیکیوں کا موسمِ بہار ہے، ان دنوں میں طبیعتیں برائیوں سے بھاگتی اور نیکیوں کی طرف لپکتی ہیں، یہ صبر، ایثار، ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے، دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونے اور ان کی بھوک پیاس کو محسوس کرنے کا مہینہ ہے۔

اور صبر کی ایک عمدہ اور نہایت ہی خوبصورت تصویر اور اس کا حسین وجمیل پیکر یہ ہے کہ اپنی خواہشات بلکہ ضروریات کی فہرست (یعنی لسٹ) کو جہاں تک ہو سکے مختصر کیا جائے اور سمیٹا جائے اور دوسروں کی ضروریات کی فہرست کو کسی قدر بڑھایا جائے۔

اس ماہِ مبارک میں نیکیوں کا ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس بہترین اور سنہرے موقع پر امانت داری کے ساتھ زکوٰۃ ادا کی جائے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ زکوٰۃ کی رقم کو اس کے مستحقین تک پہنچا دیا جائے۔ علاوہ اس کے صدقاتِ واجبہ اور نفلی صدقات ادا کرنے کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کیا جائے۔

''کورونا وائرس'' کی مہاماری اور اس کے ساتھ برپا ہونے والی مصیبتوں اور قیامتوں نے بڑے بڑے طاقتوروں، مغرور اور سرکش ظالموں، مال ودولت کے لالچی انسانوں اور بغیر تفریق کے سب کو بتا دیا، سمجھا دیا اور یہ سبق اچھے سے پڑھا دیا کہ زندگی کسی کی بھی ہو اور کیسے ہی گذرتی ہو بالآخر اس کا انجام موت ہے، اور ڈرانے والا کتنا ہی سپر پاور ہو ایک نہ ایک دن اسے بھی خوف کے سایہ میں رہنا پڑتا ہے اور جیتنے والا بھی ہارتا ہے۔

یاد رکھیئے ! زندگی اس کی ہے اور زندہ وہ ہے جس کے کارنامے اور اس کا بہترین پیغام کام اور مشن اس کے بعد زندہ رہے اور اس کی نیکیاں اس کے لیے صدقاتِ جاریہ بن کر اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جائیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اپنے ہر بندہ کو ایسی پیاری اور اخلاص والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

طالبِ دعا

محمد اشفاق الرحمٰن مفتاحی (اندور)

۲۴/اپریل ۲۰۲۰ء